ماڈیول نمبر1 — سبق نمبر5: راجندر سنگھ بیدی: بھولا

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				سرگرمیاں/ عملی کام
		سننا/بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/ قواعد/اسلوب	
5	راجندر سنگھ بیدی : بھولا	• نئے الفاظ اور محاروں کو اپنے گفتگو میں استعمال	نثر (افسانہ)	بچوں کی نفسیات پر چند جملے	افسانہ،صاف ستھری زبان	راجندر سنگھ بیدی کے دیگر افسانوں کا مطالعہ

سبق کا خلاصہ

اس سبق کا نام ''بھولا'' ہے۔مقبول ترقی پسند افسانہ نگار راجندر سنگھ بیدی کے مشہور افسانوں میں ایک افسانہ ''بھولا'' بھی ہے۔اس افسانے کا عنوان بھولا ہے جو کہ اس افسانے کا ایک کردار بھی ہے ۔افسانے کے پہلے حصے میں مصنف نے بتایا ہے کہ مایا ایک بیوہ عورت ہے جو اپنے بچے بھولا اور اور سسر کے ساتھ رہتی ہے۔مایا کے سسر چاہتے ہیں کہ وہ رنگین کپڑے پہنے،خوش رہے اور شادی بیاہ میں شرکت کرے۔لیکن مایا سماج سے ڈرتی ہے۔بھولا ایک معصوم بچہ ہے جسے کہانیاں سننے کا بڑا شوق ہے۔ایک دن وہ اپنے دادا سے دوپہر میں کہانی سننے کی فرمائش کرتا ہے۔تو دادا اس سے کہتے ہیں کہ دن میں کہانی سننے سے مسافر راستہ بھول جاتے ہیں۔ یہ کہہ کر دادا اسے کہانی سنا دیتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ اب اگر کوئی مسافر راستہ بھول جائے تو اس کے ذمہ دار تم ہو۔بھولا کہانی سن تو لیتا ہے لیکن اب اس کے دل میں یہ خوف بیٹھ جاتا ہے کہ اس کے ماموں آنے والے ہیں کہیں وہ راستہ نہ بھول جائیں۔اس روز جب بہت دیر ہو گئی اور اس کے ماموں نہیں آئے تو سب پریشان ہوئے۔مایا کو فکر تھی کہ کافی رات ہوگئی اور اب تک اس کے بھائی نہیں آئے۔ادھر بھولا کو یہ لگ رہا تھا کہ اس نے ضد کر کے دن میں دادا سے کہانی سنی ہے اس لئے اس کے ماموں راستہ بھول گئے ہیں۔اور اس کا ذمہ دار وہ ہے۔اسی لئے وہ آدھی رات کو بغیر کسی ڈر اور خوف کے چراغ لے کر اپنے ماموں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔

مصنف کا مختصر تعارف

راجندر سنگھ بیدی یکم ستمبر 1915ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ان کے والد ہیرا سنگھ لاہور کے صدر بازار ڈاکخانہ کے پوسٹ ماسٹر تھے۔بیدی کی ابتدائی تعلیم لاہور چھاؤنی کے اسکول میں ہوئی جہاں سے انھوں نے چوتھی جماعت پاس کی اس کے بعد ان کا داخلہ ایس بی ایس خالصہ اسکول میں کرادیا گیا۔انھوں نے وہاں سے 1931ء میں فرسٹ ڈویزن میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔میٹرک کے بعد وہ ڈی اے وی کالج لاہور گئے لیکن ابھی انٹرمیڈیٹ پاس نہیں کر سکے تھے کہ ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ان کی والدہ ایک عرصے

سے ٹی بی کی مریضہ تھیں اور اس زمانے میں ٹی بی ایک لاعلاج مرض تھا۔ والدہ کے انتقال کے بعد ان کے والد نے ملازمت سے استعفے دے دیا۔ اب گھر کا خرچ کیسے چلے یہ مسئلہ درپیش تھا۔ راجندر سنگھ بیدی کے والد نے فیصلہ کیا کہ اب بیٹے کو ملازمت اختیار کر لینی چاہئے۔ چنانچہ 1933ء میں بیدی کو کالج سے اٹھا کر ڈاک خانے میں بھرتی کرا دیا۔ ابتدا میں ان کی تنخواہ 46 روپے ماہوار تھی۔ 1934ء میں صرف 19 سال کی عمر میں ان کی شادی کر دی گئی۔ خالصہ کالج کے زمانہ سے ہی انھوں نے لکھنا شروع کر دیا تھا۔ جب ڈاک خانے میں ملازمت اختیار کی تب بھی لکھنا جاری رکھا۔ ڈاک خانے کی نوکری کے زمانے میں وہ ریڈیو کے لئے بھی لکھتے تھے۔ 1939ء میں ان کی کہانیوں کا پہلا مجموعہ ''دانہ ودام'' شائع ہوا اور ان کی اہمیت کو ادبی حلقوں میں تسلیم کیا جانے لگا۔ اسی زمانے میں وہ لاہور سے شائع ہونے والے اہم ادبی رسالہ ''ادب لطیف'' کے اعزازی مدیر بن گئے۔ رسالہ ''ادب لطیف'' سے انھیں تنخواہ نہیں ملتی تھی۔ وہ یہ کام بلا معاوضہ کرتے تھے۔ سچ بات یہ ہے کہ ڈاک خانہ کی ملازمت انھوں نے مجبوری میں کی تھی۔ کبھی بھی اس ملازمت میں ان کا جی نہیں لگا۔ آخر کار 1943ء میں انھوں نے ڈاک خانہ کی نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔ دو سال ادھر ادھر بھٹکنے اور دھکے کھانے کے بعد انھوں نے لاہور ریڈیو کے لئے ڈرامے لکھنے شروع کئے۔ پھر 1943ء سے 1944ء تک لاہور ریڈیو اسٹیشن پر اسکرپٹ رائٹر کی ملازمت کی جہاں ان کی تنخواہ 150 روپے تھی۔ پھر جب جنگی نشریات کے لئے ان کو صوبہ سرحد کے ریڈیو پر بھیجا گیا تو انکی تنخواہ 500 روپے ہوگئی۔ بیدی نے وہاں ایک سال کام کیا پھر نوکری چھوڑ کر لاہور واپس آ گئے اور لاہور کی فلم کمپنی مہیشوری میں 600 روپے کی ملازمت کر لی۔ یہ ملازمت بھی راس نہیں آئی اور انھوں نے 1946ء میں اپنا سنگم پبلشنگ ہاؤس قائم کیا۔ 1947ء میں جب ملک آزاد ہوا تو تقسیم وطن کا سانحہ بھی پیش آیا۔ تقسیم وطن کے بعد بیدی کو لاہور چھوڑنا پڑا۔ وہ کچھ دن پنجاب کے شہر روپڑ میں رہے اور کچھ وقت شملہ میں گزارا۔ اس کے بعد وہ جموں ریڈیو پر بطور اسٹیشن ڈائریکٹر اچھے پروگرام نشر کرنے کی کوشش میں تھے کہ ایک سیاسی لیڈر سے ان کی ان بن ہوگئی۔ نتیجتاً وہ جموں ریڈیو کی ملازمت چھوڑ کر بمبئی آ گئے۔ بمبئی میں ان کی ملاقات فیمس پکچر کمپنی کے پروڈیوسر ڈی ڈی کشیپ سے ہوئی۔ ڈی ڈی کشیپ راجندر سنگھ بیدی کے نام اور کام سے واقف تھے۔ ڈی ڈی کشیپ نے ان کو ایک ہزار روپے مہینہ پر ملازم رکھ لیا۔ بیدی نے معاہدے میں شرط رکھی تھی کہ وہ باہر بھی کام کریں گے۔ کشیپ کے لئے بیدی نے دو فلمیں ''بڑی بہن'' اور ''آرام'' لکھیں۔ اسی زمانے میں باہر کے کسی پروڈیوسر کے لئے بیدی نے فلم ''داغ'' لکھی۔ فلم ''داغ'' بہت چلی۔ باکس آفس پر فلم ''داغ'' کی کامیابی نے راجندر سنگھ بیدی کو بہت فائدہ پہنچایا۔

خاص باتیں

- راجندر سنگھ بیدی کا بیانیہ بہت جاندار ہوتا ہے۔
- بیان اور بیانیہ میں باریک سا فرق ہوتا ہے۔ ''بیان'' میں ہم کسی بھی شے کو جوں کا توں بیان کر دیتے ہیں لیکن بیانئے میں ہم منطق کا سہارا لے کر واقعات کو پر تاثیر اور قابل قبول بناتے ہیں۔
- راجندر سنگھ بیدی کا اسلوب دل کش ہے۔ ان کی زبان سادہ اور

روزمرہ کی زبان ہے۔

• اپنے دوسرے افسانوں کی طرح اس افسانے میں بھی راجندر سنگھ بیدی نے بڑی فن کاری کے ساتھ اپنے کرداروں کی نفسیات کی سچی عکاسی کی ہے۔

• اس افسانے میں بھی تمام کردار پلاٹ کے عین مطابق ہیں۔

سمجھنے کی باتیں

یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ راجندر سنگھ بیدی ضعیف الاعتقادی کو نشانہ بناتے ہیں۔ وہ اپنے افسانوں کے ذریعے کسی اہم مسئلے کی طرف بہت خوبصورتی سے اشارہ کرتے ہیں۔ ضعیف الاعتقادی یعنی ایمان اور یقین کی کمزوری ایسی باتیں ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہو اور جن کے بارے میں یہ گمان ہو کہ ان کے کرنے سے ایسا ہوگا جیسے ''دن میں کہانی سنانے سے مسافر راستہ بھول جاتے ہیں'' اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

غور کرنے کی باتیں

• غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اس افسانے میں ایک عام بات کو یعنی ضعیف الاعتقادی کو موضوع بنایا گیا ہے۔

• اس افسانے میں بہت سے الفاظ ایسے آئے ہیں جو ہندی زبان کے ہیں جیسے استوتر، جوہڑ، ادھیائے، سہاگ وتی وغیرہ۔

• راجندر سنگھ بیدی نے اس افسانے میں بہت سے محاوروں کا نہایت خوبصورت استعمال کیا ہے۔

• سمجھنے کی بات یہ بھی ہے کہ بچوں کے سوالات کے غلط جوابات نہیں دینے چاہئے۔

اپنی جانچ آپ کیجئے

متن پر مبنی سوالات

1۔ صحیح جواب پر صحیح کا نشان لگائیے۔

• بابا جی لنگڑاتے ہوئے کیوں چل رہے تھے؟

(ا) ان کے پاؤں میں تکلیف تھی۔

(اا) دادا جی بیمار تھے۔

(ااا) ان کے جوتے چھوٹے تھے جو ان کی ایڑی کو دبا رہے تھے۔

2۔ مختصر ترین جواب والا سوال

• اس افسانے میں راجندر سنگھ بیدی نے کس کردار کو زیادہ اہمیت دی ہے؟

3۔ مختصر جواب والا سوال

• بابا جی آسمان میں ایک روشن تارے کو ٹکٹکی لگا کر کیوں دیکھتے رہتے تھے؟

4۔ طویل جواب والا سوال

• بھولا کے ماموں نے گھر میں آ کر کیا کہانی سنائی؟